بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

(۱)

آج ۲۲ ستمبر ہے۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ کو ہم سے جدا ہوئے دو سال پورے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ رخصت ہونے والے رخصت ہوتے ہیں اور پھر دن اور ہفتے اور مہینے اور سال پورے ہو ہو کر گزرتے رہتے ہیں۔

مولانا جیسی شخصیت کو زمانہ بھلا نہیں سکتا۔ اُن کی یاد منانے سے زیادہ اہم یہ بات ہے کہ ہر وہ شخص جسے سید مودودیؒ سے محبت ہو، وہ یہ سوچے کہ اس نے مولانا کے دیے ہوئے پیغام کو کہاں تک پڑھا، سمجھا، جذب کیا اور اُس پر عمل کیا۔ جو دعوت انہوں نے دی تھی کیا وہی دعوت ہم آگے پہنچا رہے ہیں؟ دعوتِ حق کے جو طریقے اُنہوں نے کتاب و سُنّت سے اخذ کر کے ہمارے سامنے رکھے تھے کیا اُن طریقوں پر ہم کاربند ہیں؟ کیا جیسا کردار اس دعوت کے ساتھ چاہیے وہ ہم میں ہے اور آیا ہم اس میں روز بروز اضافہ کر رہے ہیں یا خدانخواستہ کمی آ رہی ہے؟ کیا وہی جذبۂ انفاق فی سبیل اللہ ہمارے اندر ہے جس کی تعلیم صاحبِ تفہیم القرآن نے دی تھی؟ کیا سمع و طاعت کا وہی اسلوب و انداز ہماری نگاہوں میں راسخ ہے جس کی فقط علمی نشاندہی ہی مولینائے مغفور نے نہیں کی تھی بلکہ برسوں اس کی عملی تربیت بھی ہم کو دی تھی؟ کیا خادمانِ دین اور رفقائے تحریکِ حق کے لیے ہمارے اندر سچا اور گہرا جذبۂ محبت و اخوت ہے؟ اور کیا طاغوتی قوتوں، فحشاء و منکر اور ائمہ فساد و ضلالت کے خلاف ہمارے دلوں میں وہی سیلے جیسی موجود ہے جو کسی سچے مسلمان میں ہونی چاہیے؟

اس سوالنامے کو سامنے رکھ کر اپنا جائزہ لیجیے۔ اگر اس معیار پر آپ پورے اُترتے ہیں یا کم سے کم